بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلَى أَشرَفِ الأَنْبِيَاءِ وَالمُرْسَلِين نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِين، أَمَّا بَعْدُ:

001: عقیدہ طحاویہ

آئمۂ سلف کے عقیدے کا درس جاری ہے اور آج کی نشست میں ہم امام ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی رحمہ اللہ کا عقیدہ بیان کرتے ہیں اور ان کا عقیدہ بہت معروف اور مشہور ہے اہل علم کے بیچ میں **عقیدہ طحاویہ** کے نام سے۔ تو آج کی نشست میں ہم عقیدہ طحاویہ کی شرح کرتے ہیں اور آج کی نشست میں ہم اپنے درس کا آغاز امام ابو جعفر الطحاوی کے مختصر تعارف سے کرتے ہیں۔

امام أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن سلمة الأزدیّ الطحاوی رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف (239ھ–321ھ)

امام ابو جعفر الطحاوی رحمۃ اللہ علیہ کا نسب أبو جعفر احمد بن محمد بن سلامۃ بن سلمۃ بن عبد الملک بن سلمۃ بن سُلیم بن سلیمان بن جُواب الأزدیّ الطحاوی، اور صحرائے مصر کی ایک بستی کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے "طحاوی" لقب سے معروف اور مشہور ہوئے۔

امام ابو جعفر رحمہ اللہ کی ولادت سن 239 ہجری میں ہوئی اور جب سن ادراک کو پہنچے تو مصر کی طرف چلے گئے طلب علم کے لیے (یعنی جب سے ہوش سنبھالا اُس دن سے طلب علم کے لیے روانہ ہوئے) اور ابتداء میں علم اپنے ماموں سے حاصل کیا۔ اُن کے ماموں ابو ابراہیم اسماعیل بن یحییٰ المزنی اپنے زمانے کے معروف عالم تھے اور أفقہ اصحاب الشافعی رحمہ اللہ کے نام سے اور لقب سے معروف تھے شافعی تھے۔

ماموں شافعی تھے اب امام ابو جعفر جو بھانجے ہیں انہوں نے ابتدائی تعلیم ایک شافعی عالم سے حاصل کی اور جیسے جیسے علم میں ترقی آتی گئی بلکہ ابتدائی دور میں جب طلب علم کا آغاز تھا تو اُن کے ماموں نے ایک مرتبہ قسم کھائی کہ تمہارا کوئی فائدہ نہیں ہے اور نہ ہی تم کبھی کوئی فائدہ مند ہو سکتے ہو۔ یعنی اُس زمانے میں یہ سوچ ہوا کرتی تھی کہ اس بچے میں کون سا فائدہ کب اور کیسے ممکن ہے؟ بعض بچے ذرا پیچھے ہوتے ہیں اور عمر کچھ ایسی ہوتی ہے، طلب تو ہوتی ہے لیکن توجہ کبھی کم ہوتی ہے اور بعض اوقات، سمجھ اور فہم میں کچھ نقص ہوتا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی دین ہے دماغ کی جو شارپنیس (Sharpness) ہے یہ سب کی برابر نہیں ہے۔

آپ دیکھتے ہیں کہ بچپن میں بعض لوگ ذہین ہوتے ہیں پھر بڑے ہو کر ڈل (Dull) ہو جاتے ہیں، بعض لوگ بچپن میں ڈل (Dull) ہوتے ہیں بڑے ہو کر ذہین ہو جاتے ہیں تو یہ ڈلنیس (Dullness) اور شارپنیس (Sharpness) جو ہے یہ ہمیشہ نہیں رہتی اس لیے یاد رکھیں کہ کسی شخص کو ڈل (Dull) دیکھیں تو یہ نہ کہیں کہ زندگی بھر ایسا ہی رہے گا یا کسی کو ذہین دیکھیں تو یہ نہ کہیں کہ ہمیشہ ایسا ہی رہے گا۔

تو ماموں نے قسم کھائی کہ اللہ کی قسم! تجھ میں مجھے کوئی فائدہ نظر نہیں آتا تم کوئی فائدہ مند نہیں ہونے والے ہو، یہ ابتداء تھی اور انتہا میں ایک مرتبہ اپنے شاگردوں میں بیٹھے ہوئے کہتے ہیں (ماموں بھی مر گئے بعد میں اور وہ بڑے مشہور اور معروف عالم بنے) کہ آج میرے ماموں زندہ ہوتے تو آج وہ دیکھ لیتے اور اُن کو اپنی قسم کا کفارہ ادا کرنا ہوتا (سبحان اللہ)۔ اس لیے کسی بچے کو حقیر نہ سمجھیں چاہے آپ کا اپنا بچہ کیوں نہ ہو، اگر تعلیم میں تھوڑا سا کمزور ہے اس کا یہ مطلب یہ نہیں کہ چھوڑ دو اُسے بلکہ اُسے توجہ ذرا زیادہ دو لیکن اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کبھی ناامید نہ ہونا۔

امام صاحب کی ابتداء جیسے میں نے ابھی عرض کیا ہے "ایک شافعی عالم" سے ہوئی اور جب میں شافعی اور حنفی عالم کہوں تو یہ نہ سمجھیں کہ جیسے آج کل تقلید ہو رہی ہے ویسے مقلدین تھے یہ لوگ، ہر گز نہیں!

اندھی تقلید کا دروازہ ابھی تک نہیں کھلا تھا اس زمانے تک اب اس زمانے کے بعد آہستہ آہستہ جیسے جیسے لوگ علم سے دور ہوتے گئے اور جمود آتا گیا تعصب عام ہوتا گیا تقلید اعمیٰ اور اندھی تقلید عام ہوئی (اس کی مثال آپ کو دیتا ہوں میں)، تو دیکھا کہ بعض مسائل میں اُن کے ماموں جو ہیں پریشان ہو جاتے تھے اور چپکے سے کوئی کتاب دیکھ کر مسئلے کا حل بتا دیتے تھے تو جا کر دیکھا وہ فقہ حنفی کی کتابیں تھیں اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے جو اقوال ہیں اُن سے کوئی مسئلے کا حل ڈھونڈتے تھے۔

انہوں نے دیکھا جیسے جیسے علم میں ترقی آتی گئی پھر جو فقہ حنفی ہے اُس میں زیادہ توجہ ہونے لگی اور آہستہ آہستہ وہ فقہ حنفی کو اپنانے لگے اور فقہ حنفی میں معتبر عالم بن گئے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ بڑے مقلد تھے امام صاحب کے جیسا کہ بعض حنفی آج بھی سمجھتے ہیں کہ امام ابو جعفر الطحاوی تو حنفی تھے اور مقلد عالم تھے۔

دیکھیں خود کیا فرماتے ہیں اُن کی کتاب ہے "معانی الآثار" مشہور کتاب ہے امام ابو جعفر الطحاوی رحمۃ اللہ کی اس کتاب میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بعض فتاویٰ کی انہوں نے مخالفت کی ہے اگر مقلد ہوتے تو مخالفت کرتے؟!

مقلد کا کیا معنی ہے؟ "قبول قول الغیر من غیر دلیل": غیر کا کیا مطلب ہے؟ کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کسی شخص کے قول کو قبول کرنا بغیر دلیل کے، اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے سارے اقوال حق نہیں ہیں، بشر ہیں معصوم نہیں ہیں اُن کے بعض فتاویٰ صحیح ہیں بعض فتاویٰ غلط ہیں تو جو صحیح تھے وہ لے لیے جو غلط تھے اُن کو بیان فرمایا ہے۔

اور یہی طریقہ ہوتا ہے طالب علم کا کسی عالم کا قول ہمیشہ اٹل فیصلہ نہیں ہوتا، عالم کے قول کو تولا جاتا ہے قرآن اور سنت پر پھر سلف صالحین کے روشن منہج پر کہ سلف صالحین نے اس مسئلے کو کیسے سمجھا ہے، اگر کوئی شخص ان سے مخالفت کرتا ہے کوئی عالم ہو اور سنّی عالم بھی ہو سکتا ہے معصوم نہیں ہے وہ غلطی کا امکان ہے اجتہادی مسائل میں خاص طور پر۔

امام ابو حنیفہ سے بھی غلطیاں ہوئی ہیں (رحمۃ اللہ علیہ)، امام شافعی سے، امام مالک سے، امام احمد بن حنبل سے بڑے آئمہ سے غلطیاں ہوئی ہیں فقہ میں فقہی مسائل میں عقیدے میں نہیں۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: جب کوئی حاکم فیصلہ کرتا ہے اور اُس کا وہ فیصلہ صحیح ثابت ہوتا ہے تو اس کو دگنا اَجر ملتا ہے اور اگر اُس کا فیصلہ غلط ثابت ہو تو اُس کو ایک اَجر ضرور ملتا ہے۔ تو سنّی عالم جو ہے وہ ایک اور دو اَجر کے بیچ میں ہوتا ہے یا تو مکمل ایک اَجر یا دگنا اَجر ان دونوں کے بیچ میں ہوتا ہے (سبحان اللہ) یعنی اُس کا اَجر کبھی ضائع نہیں ہوتا۔

تو یہ بات درست نہیں ہے کہ وہ مقلد عالم تھے بلکہ مجتہد عالم تھے اور اس کا ثبوت خود اُن کی اپنی کتابوں میں موجود ہے اور بلکہ عقیدۃ الطحاویۃ کی جو امام ابی العز الحنفی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح کی ہے اُس کے مقدمے سے میں یہ باتیں بیان کر رہا ہوں جس نے رجوع کرنا ہو تو اس کتاب میں سے جا کر دیکھ سکتا ہے عربی میں ہے یہ۔

اوراس کادوسرا ثبوت کہ مقلد عالم نہیں تھے اگرچہ معروف حنفی عالم ہیں اوراُن کا لقب "طحاوی حنفی" ہے ، جیسے آج کل کوئی شخص کہتا ہے کہ میں حنفی ہوں تو یہ مطلب ہے کہ اندھا مقلد ہے کیونکہ اندھی تقلید عام ہو چکی ہے تعصب کی وجہ سے جمود کی وجہ سے تواُس زمانے میں اگر حنفی یا اپنے آپ کو شافعی کہتے تھے تو متعصبین میں سے نہیں تھے بلکہ جب حق ملا قبول کر لیا لیکن اپنی نسبت اُس فقہ کی طرف کرتے تھے تاکہ پتہ چلے کہ فروع میں یہ کسی امام کے قول کو لیتا ہے۔

اجتہادی مسئلہ ہے اُس مسئلے میں واضح کوئی دلیل نہیں ہے اور محض اجتہادی مسئلہ ہے تو کس امام کے قول کو لیتا ہے ؟ یا خود اجتہاد کرے مجتہد اپنا فیصلہ کرے یا کسی معتبر عالم کے قول کو لے لے۔ جب واضح دلیل نہیں ہے یہاں پر تو کسی معتبر عالم جس کو آپ متقی پرہیز گار سمجھتے ہیں اور اُس کے قول کو حق سمجھتے ہیں قرآن اور سے سنت کے مطابق سمجھتے ہیں آپ اُس کے قول کو لے لیتے ہیں لیکن اس نیت کے ساتھ لیتے ہیں کہ جب بھی حق اس کے خلاف مجھے نظر آیا تو میں حق کو اپنالوں گا اور امام کے قول کو چھوڑ دوں گا جیسا کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ،امام شافعی اور دیگر علماء سے یہ بات بالکل واضح الفاظوں میں انہوں نے بیان فرمائی ہے :

"إذا صح الحديث فهو مذهبي" (جب حدیث صحیح ثابت ہو جائے تو میرا مذہب وہی حدیث ہے)۔

اوران علمائے کرام نے اُسی مسلک کو اپنایا ہے اور امام صاحب کے قول کو مضبوطی سے تھاما ہے چاہے امام ابو جعفر الطحاوی ہوں یا ان سے پہلے امام قاضی ابو یوسف ہوں یا محمد بن الحسن الشیبانی ہوں یا امام زُفر، جتنے بھی بڑے امام تھے اپنے زمانے کے جو معروف معتبر اور حنفی علماء ہیں وہ امام صاحب کے اس قول کو مضبوطی سے تھامتے تھے کیونکہ اُن کو پتہ تھا وہ حق جانتے تھے کہ جب حق آ گیا اور حق ہے: "قال الله وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم"۔

حق کسی ایک امام کی پراپرٹی یا جاگیر نہیں ہے کہ بس یہی امام ہے جو کچھ کہے گا وہ دین بن جائے گا، ہر گز نہیں ! وہ صرف ایک ہی شخصیت ہے پوری دنیا میں ہمارے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان جو دین ہو جاتا ہے کیونکہ وہ اللہ کے رسول ہیں پیغمبر ہیں (علیہ الصلاۃ والسلام)، مخلوق میں سے علماء میں سے یا کسی بھی دور کے لوگوں میں سے کوئی بھی شخص یہ درجہ حاصل نہیں کر سکتا جتنا بڑا عالم ہی کیوں نہ ہو۔

تو امام ابن زولاق کہتے ہیں: "سمعت أبا الحسن علي بن أبي جعفر الطحاوي يقول: سمعت أبي يقول: وذكر فضل أبي عبيد وفقهه– فقال: كان يذاكرني في المسائل، فأجبته يوماً في مسألة فقال لي: ما هذا قول أبي حنيفة! فقلت له: أيها القاضي، أوَ كُلَّ ما قاله أبو حنيفة أقول به؟"؛ ایک مسئلہ آیا امام ابو جعفر الطحاوی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے انہوں نے اپنا مسئلہ بیان فرمایا:

- تو قاضی نے کہا کہ یہ قول ابو حنیفہ کا تو نہیں ہے جو آپ بیان کر رہے ہیں (کیونکہ معروف حنفی عالم تھے)۔

تو انہوں نے کہا کہ کیا آپ یہ سمجھتے ہیں جو کچھ امام ابو حنیفہ فرمائے گا میں بھی وہی کہوں گا؟

- تو انہوں نے کہا کہ میں نے تو یہی سوچا کہ آپ مقلد ہیں۔

انہوں نے کہا تو کیا تقلید صرف عصبی متعصب لوگ ہی کرتے ہیں ؟یعنی تقلید تو متعصب لوگ ہی کرتے ہیں اب میں آپ کو متعصب لگتا ہوں ؟!

- تو قاضی نے کہا: "أو غبي!" یا بیوقوف انسان ؛یعنی اندھی تقلید جو ہے یا تو متعصب شخص کرے گا یا بیوقوف انسان کر سکتا ہے۔

اور یہ بات اتنی معروف مشہور مصر میں ہوئی یعنی لوگ اس کی مثال بیان کیا کرتے تھے کہ جو مقلد ہے اندھی تقلید کرنے والا یا تو متعصب ہے اور یا بیوقوف انسان ہے (سبحان اللہ)۔

اس سے یہ ثابت ہوا کہ امام ابو جعفر الطحاوی رحمۃ اللہ علیہ اگرچہ حنفی علماء میں سے ہیں لیکن اندھی تقلید کرنے والے نہیں تھے حق کو اپنانے والے تھے اگرچہ اُن کے لقب میں حنفی طحاوی کے ساتھ جڑا ہوا تھا۔

اُن کے شیوخ میں سے انہوں نے تقریباً تین سو استادوں سے شیوخ سے علم حاصل کیا اور بہت سارے سفر کیے طلب علم کے لیے اور بہت سارے لوگوں نے علماء میں امام ابو جعفر الطحاوی رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف بھی کی ہے۔

امام ابن یونس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "كان الطحاوي ثقةً ثبتاً فقيهاً عاقلاً، لم يخلف مثله" (امام ابو جعفر الطحاوی ثقہ تھے ثبت تھے فقیہ تھے عاقل تھے جید عالم تھے اُن جیسا اُن کے بعد نہیں دیکھا علماء میں سے (سبحان اللہ))۔

امام ذہبی اپنی التاریخ الکبیر میں فرماتے ہیں: "امام الطحاوی رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے فقیہ، محدث، حافظ، معروف شخصیت ثقہ راوی، اور جید عالم تھے"۔ الفاظ دیکھیں ماشاءاللہ کتنے پیارے الفاظ ہیں!

وہ بہت زیادہ تصانیف کے مالک تھے اور اُن کا علم اُن کی کتابوں میں درج ہے اور اُن تصانیف میں سے ایک یہ تصنیف ہے جو آج ہم پڑھ رہے ہیں "العقیدۃ الطحاویۃ" سب سے بہترین تصانیف میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس عقیدے کو اتنی قبولیت بخشی ہے (سبحان اللہ) کہ پوری دنیا میں یہ عقیدہ پڑھایا جاتا ہے سوائے احناف کے کہ حنفی یہ عقیدہ نہیں پڑھتے بلکہ پوری دنیا میں جتنے بھی آپ کو ملیں گے اہل حدیث اور سلفی مدارس جو ہیں وہاں پر آپ کو یہ عقیدہ نظر بھی آئے گا اس کا اہتمام بھی نظر آئے گا۔ اور علماء کی شروحات اور علماء کا اہتمام جیسا کہ میں ابھی آگے ذکر کروں گا آج کے درس میں کہ کئی صدیاں گزر گئی ہیں اور یہ عقیدہ امت میں ہر دور میں ہر صدی میں اللہ تعالیٰ نے اپنے اس دین کو محفوظ کرنا تھا اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور ان جید علماء کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو محفوظ فرمایا ہے۔

عقیدہ دین کا اصول ہے اور میں ان شاءاللہ آگے بیان کروں گا کہ اس علم کی اہمیت کیا ہے یہ تفصیل وہاں پر بتاؤں گا لیکن یہ دیکھ لیں کہ کئی عقیدے لکھے گئے ہیں دنیا میں لیکن بہت چند علماء کی کتابیں ہیں اقوال ہیں جو محفوظ ہیں جن کا اہتمام کیا جاتا ہے (سبحان اللہ)۔

اب چاروں اماموں کو دیکھ لیں آپ امام صرف چار تو نہیں ہیں نا اُس زمانے میں کئی تھے دَسوں بلکہ سینکڑوں تھے لیکن چار کا علم محفوظ ہے باقی کا محفوظ نہیں ہے اگر ہے تو بہت کم جگہ پر ہے یعنی اسکیٹرڈ (Scattered) ہے جمع نہیں ہوا منتشر ہے، مختلف کتابوں میں موجود ہے سند کے ساتھ موجود ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے (سبحان اللہ) ان چار کے علم کو ایک جگہ پر جمع کرنا تھا اور یہ امت میں بہت معروف اور مشہور ہوئے۔

اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ ان سے بڑھ کر کوئی عالم نہیں ہے اُن کے زمانے میں ان سے بڑھ کر علماء موجود تھے جیسا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے علم امام مالک سے بھی حاصل کیا اور امام لیث بن سعد سے بھی حاصل کیا اور میں نے دیکھا کہ امام لیث بن سعد امام مالک سے زیادہ قوی عالم تھے (سبحان اللہ)۔

کون جانتا ہے کہ امام لیث بن سعد کون ہیں ہم میں سے کوئی جانتا ہے؟! نہ تو اُن کی فقہ، کوئی جانتا ہے اُن کی بھی اپنی فقہ تھی!

دیکھیں فقہی مسائل میں اختلاف ہوتا تھااور صرف چار مذاہب میں نہیں بعض مسائل میں چالیس قول ہیں علماء کے ،چالیس تک بھی فقہی مسئلے میں اقوال ہیں ،امام لیث بن سعد کا بھی ایک فقہی اختلاف ہوا کرتا تھا جیسا کہ ان کا آپس میں اختلاف ہے لیکن اُن کا علم ایک جگہ پر جمع نہیں ہوا (سبحان اللہ)۔

تو میں یہ کہہ رہاہوں کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ بعض علماء کے علم کو اللہ تعالیٰ جمع کر دیتاہے اس کو قبولیت بھی اللہ تعالیٰ بخش دیتاہے اور اُس میں جو غلطیاں ہوتی ہیں اس کا مطلب یہ نہیں ہے اللہ تعالیٰ اُس پر راضی ہے جو غلطیاں ہیں ، نہیں ! اس کا یہ مطلب ہے کہ یہ علم موجود ہے محققین علماء آتے رہیں گے اس علم کی تحقیق کرتے رہیں گے ، جو حق ہے اپناتے جائیں گے اور جو باطل ہے اس کی جو غلطی ہے اُس کو بیان کر کے اُس کا ردّ کر دیں گے اور ہمیشہ یہی طریقہ رہاہے ۔ کوئی بھی کتاب آپ کو قرآن مجید کے علاوہ نہیں ملے گی جس میں کوئی غلطی نہ ہو جو مخلوق نے لکھی ہے اُس میں غلطی کا امکان توہے اس لیے جو مخلوق کی پیداوار کتابیں ہیں جو مخلوق کی ایجادات ہیں اُن میں تو غلطی کا امکان باقی رہتاہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جس میں غلطی تو پھر وہ کتاب دین کا حصہ نہیں بن سکتی ،تو علماء محققین جو ہیں وہ کتاب کو دیکھتے اُس عالم کے اقوال کو دیکھتے جو حق ہے اُس کو اپنا لیتے اور جو باطل ہے اُس کی نشاندہی کرتے اور اگر اہل سنت والجماعت کے علماء میں سے ہے تو پھر ادب کے ساتھ بیان کرتے ،اگر وہ اہل بدعہ میں سے ہے تو اُس کا ردّ کر دیتے۔

اور اُن کی تصنیفات میں سے :

- "معانی الآثار" جس میں دلیل کے ساتھ فقہی مسائل انہوں نے بیان فرمائے ہیں اور اُن مسائل کی بحث بھی بیان کی ہے طالب علم کے لیے تاکہ پتہ چلے کہ یہ دلیل واستدلال کیسے کیا جاتاہے اور مسائل کیسے اخذ کیے جاتے ہیں دلائل سے۔
- اور "مشکل الآثار" اور دوسری بہت ساری اچھی تصنیفات ہیں ، مشکل الآثار میں نفی التضاد جس میں بیان کیاہے اور نصوص میں سے احکام شرعیہ کو نکالنا۔
- پھر احکام القرآن ہے۔
- المختصر ہے۔
- شرح الجامع الکبیر ہے۔
- شرح الجامع الصغیر ہے۔
- کتاب الشروط ہے۔
- النوادر الفقھیۃ۔
- الردّ علی ابی عبید اور الردّ علی عیسیٰ بن ابان ، یہ اہل البدعہ تھے ان کا ردّ بھی کیاہے۔

امام ابو جعفر الطحاوی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات سن 321 ہجری میں ہوئی ،ذوالقعدہ کا مہینہ تھا مصر میں وفات ہوئی اور اُن کی جو تدفین ہے وہ قرافہ نامی بستی میں ہوئی ، یہ تھے امام ابو جعفر الطحاوی رحمۃ اللہ علیہ۔

میں عقیدۃ الطحاویۃ کی شرح ایک خاص طریقے سے کروں گا اور وہ خاص طریقہ یہ ہے کہ جو معتبر شروحات موجود ہیں اگرچہ کافی شروحات موجود ہیں اس عظیم عالم کی اس تصنیف عقیدۃ الطحاویۃ کی شروحات تو اُن میں سے میں جو زیادہ معتبر ہیں اور محققین علماء نے اس کا زیادہ اہتمام کیا ہے اور مجھے ذاتی طور پر بھی طلب علم کے زمانے میں جب میں نے عقیدے کے علم کا آغاز کیا تو یہ شروحات جو ہیں کافی فائدہ مند میرے لیے رہیں اور میں نے اپنے عقیدے کے علم کی بنیاد جو ہے یعنی دیگر کتابوں کے ساتھ ساتھ ان کتابوں سے بھی میں نے استفادہ حاصل کیا ہے تو میں نے یہ سوچا کہ جیسے مجھے فائدہ ہوا آپ بھائیوں کو حاضرین اور سامعین کو بھی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سمجھ عطا فرمائی ہے اللہ تعالیٰ مجھے ثابت قدمی بھی عطا فرمائے اور مزید توفیق عطا فرمائے کہ ہم عقیدے کے مسائل کو سمجھتے رہیں اور اُس پر عمل کرتے رہیں۔

عقیدۃ الطحاویۃ کی شرح جو ہے میں امام ابن أبي العز الحنفی رحمۃ اللہ علیہ یہ بھی معروف حنفی عالم ہیں اور یہ کتاب ہے جس سے میں اپنی اکثر یعنی شرح کی بنیاد اس کتاب سے میں ان شاء اللہ بیان کروں گا اگرچہ یہ ماشاء اللہ کافی وسیع شرح ہے لیکن میں مختصر بیان کروں گا اس میں سے چند چیزیں جو میں اہم سمجھتا ہوں جو طالب علم کے لیے ہیں وہ بیان کروں گا کیونکہ اس میں جو الفاظ ہیں کچھ مشکل الفاظ ہیں کچھ مشکل مسائل ہیں تو مبتدی طالب علم کے لیے ابھی وقت نہیں ہے کہ وہ سمجھیں ان مسائل کو لیکن جو اہم باتیں ہیں میں ان شاء اللہ وہ بیان کروں گا۔

اور میں لفظی ترجمہ نہیں کروں گا یہ یاد رکھیں کل کو کوئی شخص یہ نہ کہے کہ امام صاحب نے یہ نہیں کہا تو جو آپ کہہ رہے ہیں، لفظی ترجمہ نہیں کروں گا میں معنی جو ہے اُس کے مطابق بیان کروں گا اور جو امام صاحب نے معنی بیان کیا ہے اُس سے باہر نہیں ہوگا ان شاء اللہ کیونکہ لفظی ترجمہ کروں پھر اس کا معنی بیان کروں تو کافی وقت لگ جائے گا۔ اور یہ ماشاء اللہ کافی لمبا عقیدہ ہے اس میں دو سو کے قریب پوائنٹ ہیں تقریباً جو بیان کیے گئے ہیں اگر میں یہاں سے ایک ایک لفظ کو بیان کروں پھر اس کا لفظی ترجمہ کروں پھر معنی بیان کروں تو میرا خیال ہے کہ وقت ضائع ہو جائے، جو اہم بات ہے ٹو دا پوائنٹ (To the point) جیسے کہتے ہیں میں ان شاء اللہ وہ بیان کروں گا۔

اور اس کے ساتھ ساتھ میں امام شیخ عبد العزیز بن باز رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ صالح بن فوزان حفظہ اللہ یہ جو کتاب ہے اس میں شیخ بن باز اور علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہما کی بڑی پیاری تعلیقات ہیں اس کتاب کا نام ہے: "التعليقات السلفية على العقيدة الطحاوية" جیسے آپ دیکھ رہے ہیں اس میں شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کی مختصر سی شرح ہے اور شیخ بن باز اور علامہ البانی کی تعلیقات ہیں مختصر سی چند مسائل میں تو میں ان شاء اللہ وہ بھی بیان کروں گا۔

میں چاہتا تھا بلکہ وجہ یہ ہے کہ میں یہ بیان کر رہا ہوں ان علماء کے اقوال سے جو میں نے ٹیبل بنایا ہوا تھا عقیدے کے دروس کا عقیدۃ الطحاویۃ جو ہے وہ سب سے آخر میں تھا تو میں نے یہ چاہا کہ اُس طریقے سے میں بیان کروں لیکن زمانے کے اعتبار سے اور جب آئمہ سلف کا عقیدہ میں بیان کر رہا ہوں تو اس میں ابھی وقت آیا ہے کہ میں ابھی بیان کروں۔

اس لیے میں نے سمجھا کہ اگرچہ وقت تھوڑا سا زیادہ لگ جائے ہمیں تو ان علماء کی رہنمائی میں ہم اس عقیدے کو سمجھنا چاہتے ہیں اگرچہ دوسرے جو عقیدے میں نے بیان کیے تھے کچھ مختصر سے تھے اور وہ بھی میں نے بعض کتابوں سے ہی شرح کی تھی اور اکثر جو ہیں باتیں وہ اپنا جو میں نے علم حاصل کیا تھا اُس کی بنیاد پر تھیں چند میں نے کچھ چیزیں تیار کی ہوئی تھیں ان کی بنیاد پر تھیں لیکن کیونکہ یہ عقیدہ الطحاویۃ جو ہے اس میں جو مسائل ہیں کافی بڑے مسائل ہیں اور ترتیب میں بھی علماء جو ہیں یہاں بھی اور ویسے بھی یعنی بعد میں آخر میں پڑھاتے تھے اور ترتیب یہ ہمیشہ جو

میں نے سوچی تھی کہ القواعد الأربعۃ ہے، الأصول الثلاثۃ ہے، کتاب التوحید ہے، پھر کشف الشبہات ہے، پھر عقیدۃ الواسطیۃ ہے، پھر عقیدۃ الطحاویۃ ہے، تو اس سیکوئنس (Sequence) سے میں جانا چاہتا تھا لیکن سبحان اللہ "قدر اللہ وماشاء فعل" زمانہ ابھی آگیا ہے۔ جو پچھلا عقیدہ ہم نے پڑھا تھا یاد ہے؟ امام ابن أبي داود رحمۃ اللہ علیہ، وفات سن 316 ہجری میں ہوئی، تو 316 کے بعد 321، اس ترتیب سے میں ابھی بیان کروں گا ان شاء اللہ۔ اور آج کی نشست میں جو پڑھیں گے ان شاء اللہ وہ ان عظیم علماء کا مختصر سا تعارف۔

(1) صدر الدین محمد بن علاء الدین علی بن محمد ابن أبي العز الحنفی الدمشقی رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف (731ھ–792ھ):

میں نے ابو جعفر الطحاوی رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر سا تعارف کرادیا ہے اب جو شُرّاح ہیں جنہوں نے شرح کی ہے عقیدۃ الطحاویۃ کی جو نام ابھی میں نے بتائے ہیں اب ان علماء کو ہم جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ ہیں کون، میں مختصر سا تعارف کروں گا زیادہ وقت نہ لیتے ہوئے، ان میں سے: پہلے نمبر پر ہیں امام ابن أبي العز الحنفی رحمۃ اللہ علیہ، ان کا نام ہے صدر الدین محمد بن علاء الدین علی بن محمد ابن أبي العز الحنفی الدمشقی، ان کی پیدائش سن 731 ہجری میں ہوئی۔

بچپن سے علم سے محبت تھی اور کافی مہارت حاصل کر چکے تھے بچپن سے ہی اور خطیب رہے دمشق کے قاضی رہے پھر مصر کے قاضی رہے پھر وہاں سے استعفیٰ دیا اور اُن کو روکا بھی گیا قید بھی کیا گیا نظر بند بھی کیا گیا پھر دمشق واپس چلے گئے۔

ابن عماد بتاتے ہیں کہ اُن کو نظر بند کرنے کی قید کرنے کی وجہ یہ تھی کہ ابن ایبک صوفی تھا اُس نے ایک قصیدہ لکھا اُس عقیدے میں شرکیہ الفاظ تھے تو انہوں نے مختلف علماء کو دکھایا کہ کیسا ہے یہ؟ اور اُس زمانے میں صوفیت عام تھی (میں یہ آٹھویں صدی کی بات کر رہا ہوں، سن 731 آٹھویں صدی ہجری) تصوف عام تھا اور شرک اور بدعات اور خرافات عام تھیں تو انہوں نے جب وہ دیکھا اور پڑھا انہوں نے کہا کہ یہ بات درست نہیں ہے اور اس میں جو باتیں بیان کی گئی ہیں وہ بعض باتیں ٹھیک نہیں ہیں جن میں شرک ہے اور بدعات ہیں، تو اُن کو کافی غصہ لگا یعنی:

- جس میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ بنانے کا ذکر تھا تو انہوں نے کہا کہ آپ گستاخ رسول ہیں اور یہ بات عام ہوئی کہ ابن أبي العز الحنفی گستاخ رسول ہیں۔

کیوں گستاخ رسول ہیں؟ کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ بنانا جائز نہیں ہے۔

- اور اسی طریقے سے یہ کہنا کہ: "حسبي رسول الله"؛ تو انہوں نے کہا کہ یہ تو اللہ کے لیے کہا جاتا ہے۔
- اور یہ اُس میں لکھا تھا: "اشفع لي يا رسول الله" (اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری شفاعت کریں)؛ تو انہوں نے کہا کہ یہ تو اللہ تعالیٰ نے مانگی جاتی ہے شفاعت۔
- اور جب وسیلے کی بات آئی تو انہوں نے کہا کہ وسیلہ بھی صرف اللہ تعالیٰ سے حاصل کیا جاتا ہے۔

بہر حال اور بھی باتیں تھیں تو انہوں نے جب ان چیزوں کا انکار کیا ابن ایبک کو غصہ آیا اور اُس نے جو گورنر تھا اُس کو خط لکھا اور یہ بات عام ہوئی علماء میں کہ یہ شخص جو ہے ایسی باتیں کرتا ہے اور یہ گستاخ رسول ہے۔ پھر ایک خط لکھا گورنر کی طرف سے جو ابن أبي العز الحنفی کو پہنچا اُس میں لکھا تھا "ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ دمشق میں بعض ایسے لوگ ہیں جو ابن حزم کے مذہب کو اپناتے ہیں اور اس کی طرف بلاتے ہیں"۔

(ابن حزم کا مذہب جو ہے معروف تھا اُس زمانے سے کہ اس میں کچھ تعصب ہے اور کچھ اس میں بعض علماء کی شان میں گستاخی ہے اور وہ یعنی بعض علماء کو اچھا نہیں سمجھتے تھے، امام ابو حنیفہ پر کلام کیا امام مالک پر کلام کیا تو اچھا نہیں سمجھا جاتا تھا)۔

اور دو تین اور بھی تھے اُس زمانے میں جیسا کہ القُرشی اور ابن الجابی جو ہے اور ابن الحسبانی ہیں اور الیاسوفی تو ان کو بلایا گیا کہ اگر اُن سے یہ بات ثابت ہوئی کہ وہ واقعی گستاخ رسول ہیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تو اُن کو کام سے روک دیا جائے گا اور اُن کو سزا ضرور ملے گی اور اگر اس کے خلاف کوئی چیز ثابت ہوئی یہ ثابت ہوا کہ یہ تہمت تھی تو پھر جو اُن کا ٹائٹل ہے جو اُن کو کام سونپا گیا تھا وہ اس پر باقی رہیں گے۔

اور یہ بھی کہا کہ ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ بعض شافعی حنبلی اور مالکی جو ہیں وہ اہل بدعت ہیں بدعت ظاہر کرنے والے ہیں اور ابن تیمیہ کے مذہب کو اپنانے والے ہیں۔ تو دیکھیں کہ ابن حزم ابن تیمیہ کے مذاہب اُس زمانے میں بھی بُرے سمجھے جاتے تھے اور یہی طریقہ رہا ہے جہاں پر تصوف کا زور ہوتا ہے تو تصوف کے علاوہ کوئی بھی مذہب جو ہے یا کوئی بھی مسلک جو ہے قبول کرنے کے لیے کوئی شخص تیار نہیں ہوتا۔

اُن کو ایک مرتبہ دو تین مرتبہ بلایا گیا اور اُس میں انہوں نے اپنے موقف کا اظہار کیا اور اسی پر وہ ڈٹے رہے، بہر حال اُن کو قید کر دیا گیا نظر بند کر دیا گیا اور کافی تکلیفیں اٹھانی پڑیں بلکہ بعض لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ جو شرح ہے عقیدۃ الطحاویۃ کی یہ ابن أبی العز الحنفی نے نہیں کی کسی اور نے کی ہے کیونکہ اُس نے یہ کہا ہی نہیں ہے کہ میں نے یہ شرح کی ہے۔

اس کا جواب اسی مقدمے میں لکھا ہوا ہے کہ یہ بات درست نہیں ہے، اس کتاب کا مقدمہ جو میرے ہاتھ میں ہے جس کی تحقیق علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے کی ہے کہتے ہیں کہ یہ بات درست نہیں ہے، ہاں انہوں نے یہ بات درست ہے کہ چھپایا ہوا اپنا نام نہ دیا ہو کیونکہ پہلے سے وہ کافی تکلیف میں تھے پہلے سے وہ نظر بند تھے اور جیل میں تھے کوڑے کھا چکے تھے۔

اور بعض اوقات مصنف جو ہے اپنی تصنیف کو لوگوں میں عام تو کرتا ہے لیکن اپنا نام ٹائٹل نہیں دیتا اُسے فتنے کی وجہ سے لیکن محققین علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ عقیدہ جو ہے وہ امام ابن أبی العز الحنفی رحمۃ اللہ علیہ کی شرح ہے اور یہ اُن کا عقیدہ ہے جیسا کہ انہوں نے بیان کیا ہے۔

اور یہاں پر کافی اُن کی پوری ہسٹری لکھی ہوئی ہے کہ کس طریقے سے اُن کو بلایا گیا اور کیا سوال کیے گئے کس طریقے سے پھر اُن کو نظر بند کیا گیا الغرض امام ابن أبی العز الحنفی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات سن 792 ہجری میں ہوئی "رَحِمَهُ اللهُ وَرَحْمَةً وَاسِعَةً"۔

اور یہ جو انکار کیا تھا کہ یہ عقیدہ جو ہے اُن کی طرف منسوب ہے لیکن (یہ شرح جو ہے عقیدۃ الطحاویۃ کی) یہ کوثری صوفی حنفی جو ہے اُس نے انکار کیا ہے اور کہا کہ کوئی حنفی عالم جو ہے وہ یہ شرح نہیں کر سکتا تو ہم نہیں مانتے وہ تو ابن أبی العز الحنفی کا لقب موجود ہے اس کے نام کے ساتھ تو ہم نہیں مانتے کہ یہ کسی حنفی نے کیا ہے۔

یہ صرف محض ایک ہٹ دھرمی ہے کوثری کی اور معروف متعصب اپنے زمانے کا عالم رہا ہے، اور بہت سارے حنفی علماء نے اس کی شرح کی ہے تقریظ کی ہے اور کیوں نہ کریں کیونکہ یہ عقیدہ ہی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے جیسا کہ مؤلف بھی کہتا ہے اور شارح بھی کہتا ہے۔

دونوں کہتے ہیں کہ یہ عقیدہ صرف میرا نہیں ہے اور اپنے عقیدے کی ابتداء وہ کہتے ہیں کہ یہ عقیدہ امام ابو حنیفہ اور امام قاضی ابو یوسف اور امام محمد بن حسن الشیبانی رحمۃ اللہ علیہما ان تینوں معتبر حنفی علماء کا عقیدہ ہے (سبحان اللہ)۔

(2) الامام الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمۃاللہ علیہ کا مختصر تعارف (1330ھ–1420ھ)

اگلے عالم الامام الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمۃاللہ علیہ ان کا نام ہے عبدالعزیز بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن محمد بن عبداللہ بن باز رحمۃاللہ علیہ، ریاض میں پیدا ہوئے ذوالحجۃ کی 12 تاریخ کو سن 1330 ہجری میں، اور تندرست تھے بالکل ٹھیک تھے صحت اور عافیت میں تھے سن 1346 ہجری میں اُن کی آنکھوں میں کوئی بیماری لگی اور اُن کی آنکھیں کمزور ہوئیں اور سن 1350 ہجری میں یعنی بیس سال کی عمر میں مکمل نابینا ہو گئے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے اُن کے مقدر میں یہی لکھا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن سے اُن کی آنکھوں کے نور کو چھین لیا لیکن اُس کے عوض میں اللہ تعالیٰ نے جو اُن کو نورِ بصیرت عطا فرمایا ہے اُس کی کوئی مثال نہیں ہے! (سبحان اللہ)۔

بعض جوان پریشان ہو جاتے ہیں، کسی کا ایکسیڈنٹ ہو جاتا ہے پاؤں ٹوٹ جاتا ہے بازو ٹوٹ جاتا ہے یا کمر پر چوٹ لگتی ہے یا کچھ اپاہج ہو جاتے ہیں یا آنکھوں میں کمزوری ہو جاتی ہے یا قوت سماعت میں کمزوری ہو جاتی ہے تو وہ سمجھتے ہیں کہ ہماری دنیا ختم ہو گئی ہے! بس یہی دنیا تھی جو ہم جی چکے بس اب بیس سال کے بعد آگے جو دنیا ہے وہ اندھیرا ہی اندھیرا ہے! اور مایوس ہو جاتے ہیں بستر پر پڑے ہیں گھر کے لیے بوجھ بن جاتے ہیں اور پورے گھرانے کے لیے وہ خود عذاب میں نہیں ہوتے جتنا کہ اُن کے گھر والے عذاب میں ہوتے ہیں!

لیکن سبحان اللہ بعض ایسے لوگ اس دنیا میں آئے ہیں جنہوں نے مثال قائم کر دی ہے ہمت کی اور اللہ تعالیٰ پر بھروسے کی توکل کی حسن ظن کی اللہ تعالیٰ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک چیز چھینی ہے تو اُس کا مال تھا اگر اللہ تعالیٰ جان ہی لے لیتا! اُسی کا مال ہے بہت ساری نعمتوں میں سے ایک نعمت لے لی اللہ تعالیٰ نے قوتِ بصر لے لی ہے ارے ابھی تو بہت چیزیں باقی ہیں نا!

مثال دیکھیں کہ ایک شخص آپ کو ایک لاکھ دیتا ہے آپ نے مانگا بھی نہیں ہے، گفٹ میں کہ یہ ایک لاکھ ریال آپ کا ہے پھر دَس دن کے بعد آتا ہے کہ مجھے دَس ریال تو دو ذرا ٹیکسی کا کرایہ میری جیب میں نہیں ہے بھول گیا میں تو آپ دَس ریال دیں گے یا سو ریال دیں گے؟ اور خوشی سے دیں گے یا ناراض ہو کر دیں گے؟ تو جو ایمان والے لوگ ہوتے ہیں نا وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہوتے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر اعتراض کرتے ہیں۔

تقدیر میں تھا نابینا ہو گئے سنِ بلوغ سے پہلے حافظ بن چکے تھے، یعنی پندرہ سال سے پہلے حافظ بن چکے تھے (حافظ قرآن) اور اُن کے دل میں شریعت کے علم کی تڑپ تھی اور جب نابینا ہو گئے تو یہ تڑپ اور بڑھ گئی یہ نہیں کہ میری بس ایک خواہش تھی میں پوری کروں اب تو نابینا ہو گیا ہوں میرے دروازے بند ہو گئے ہیں سارے!

مشکلات تو تھیں اب ایک نابینا شخص مسجد میں جا کر حلقے میں بیٹھنا کون اُس کو لے کر جائے گا؟! اور اُن کے شاگرد جو ہیں جو قریبی شاگرد ہیں وہ بتایا کرتے تھے کہ امام صاحب کہتے تھے (یہ بات یعنی معروف تھی اُن کے تعلق سے) کہ جب مکمل نابینا ہوئے اُن کی والدہ کافی پریشان تھیں تو انہوں نے کہا اُن کے بھائیوں کو کہ اس کو مسجد میں جو حلقہ ہے تعلیم کا اُس میں لے جاؤ، تو بھائی ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے کہ کون لے کر جائے گا؟! یعنی ایک بوجھ سمجھ کر جیسا کہ عام لڑکے کرتے ہیں گھر میں کہ کون اس کو لے کر جائے گا؟ بہر حال بڑی مشکل سے ایک بھائی لے کر گیا بوجھ سمجھ کر کافی پریشان ہو کر۔

www.AshabulHadith.com

شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ جب اُن کے علم سے لاکھوں کروڑوں لوگوں نے استفادہ حاصل کیا جب نماز پڑھ کر اُٹھتے نا ایک قدم آگے بڑھاتے تو سو طالب علم آگے بڑھتے اور یہ شرف سمجھتے کہ ہم شیخ صاحب کا ہاتھ پکڑ کر گاڑی تک لے کر جائیں، اور پوری فیملی (Family) میں معروف فیملی ہے بن باز فیملی اور اس نابینا انسان کی وجہ سے یہ فیملی معروف اور مشہور ہوئی پوری دنیا میں۔

تو میرے بھائی کسی کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھو: ﴿ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝﴾ (الجمعة:4)۔

سبحان اللہ حافظہ بہت تیز تھا شیخ صاحب کا اور بہت جلدی مسئلے کو پڑھ لیتے اور یاد کر لیتے، آنکھوں کا نور تو نہیں تھا لیکن دل میں بصیرت کا نور تھا اور اللہ تعالیٰ نے ایسی قوت حافظہ عطا فرمائی اور قوت سماعت ماشاءاللہ اتنی تیز تھی کہ ایک مرتبہ سن لیتے بات کو یاد و مرتبہ زیادہ نہیں سنتے۔

- سن 1357 میں قاضی بنے، طلب علم بھی جاری رہا، درس وتدریس دن رات مسلسل جاری رہا۔
- منطقة الخرج مادية وعلمية میں مدرس رہے سن 1381 میں۔
- پھر مدینہ طیبہ میں سن 1381 میں نائب رئیس تھے جامعہ اسلامیہ میں۔
- اور سن 1390 میں رئیس تھے جامعہ اسلامیہ کے۔
- اور 1395 میں المرسوم الملکی یعنی کنگ (King) کی طرف سے اُن کو یہ عہدہ ملا کہ: "الرئيس العام لإدارات البحوث العلمية والإفتاء والدعوة والإرشاد" کے رئیس بنے۔
- اور سن 1414 میں نہ صرف سعودی عرب کے مفتی عام بنے بلکہ پوری امت اسلامیہ کے معروف اور مشہور مفتی بنے۔

علوم کے اعتبار سے شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدے کا علم، حدیث کا علم، فقہ کا علم؛ ماشاءاللہ آپ اُن کا مجموع الفتاویٰ دیکھیں تو عقل حیران ہو جاتی ہے کہ عقیدے کے مسائل دیکھیں وہاں آپ کو ملیں گے، آپ معاملات میں سے جو فقہی مسائل ہیں اُن کو آپ دیکھیں وہ آپ کو وہاں پر ملیں گے ماشاءاللہ دلیل کے ساتھ۔

ایک جو پیاری بات مجھے نظر آئی ہے آپ لجنۃ الدائمۃ کے فتاویٰ دیکھیں لیں یا شیخ بن باز کے جو اپنے الگ سے فتاویٰ ہیں وہ دیکھ لیں کہ جب بھی کوئی سائل سوال کرتا ہے جو خوبصورت بات میں نے دیکھی ہے ہر جواب میں "قال الله وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم" ہے، بہت کم آپ کو کسی عالم کا نام ملے گا اور پھر سلف الصالحین کی کوٹنگز (Quotings) آپ کو ملیں گے سبحان اللہ؛ یعنی اپنی بات کم اور اللہ تعالیٰ کا فرمان اور اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان اور پھر سلف نے کیسے سمجھا ہے۔ اگرچہ یہ معروف ہے بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ حنبلی ہیں، اگر حنبلی اس اعتبار سے ہیں جیسا کہ امام ابو جعفر الطحاوی حنفی ہیں تو ٹھیک ہے لیکن اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ اندھی تقلید کرنے والے تھے تو بالکل غلط ہے کیونکہ بہت سارے مسائل میں انہوں نے فقہ حنبلی کی بھی مخالفت کی ہے۔ اور یہی طریقہ ہمیشہ سے چلا آ رہا ہے جیسا کہ ابن أبي العز الحنفي کی بات کی ہے امام ابو جعفر الطحاوی کی بات کی ہے اور یہ طریقہ جو ہے اگرچہ عالم اپنے آپ کو حنفی یا شافعی لقب دے دے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ اندھی تقلید کرنے والا ہے اس کا مطلب یہ ہے بلکہ امام صاحب خود فرماتے ہیں (شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ) اُن کے اسٹوڈنٹ ہیں قریبی وہ کہتے ہیں کہ جب کوئی اجتہادی مسئلہ آتا ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ آپ زیادہ تر امام احمد بن حنبل کے قول کو لیتے ہیں؟

جواب: وہ کہتے ہیں کہ اب میرے پاس جو آپشنز (Options) ہیں کہ یا میں فتویٰ دیتا یا ایک فتویٰ جو معتبر عالم کا پہلے موجود ہے میں اُس کا فتویٰ لے لیتا اور قرآن اور سنت کی روشنی میں۔ جو قریب ترین فتاویٰ ہیں وہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں وہ بھی قرآن اور سنت کی روشنی میں یہ نہیں کہ کسی بھی عالم کے قول کو لے لیا کہ مجھے پسند ہے آپ اپنا لے لیں میں اپنا لیتا ہوں، ایسے نہیں ہوتا! جو متقی پرہیز گار لوگ ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کا ڈر اُن کے دل میں ہوتا ہے تو وہ وہ قول لیتے ہیں علماء کا جو اجتہادی مسائل میں ہوتے ہیں جو حق سے زیادہ قریب ہوں اسے کہتے ہیں "قرآن اور سنت کی روشنی میں" جو اس روشنی کے اندر رہوں معروف ہوں مطابق ہوں تو لیتے ہیں جو دور ہوں تو اس کو چھوڑ دیتے ہیں، یعنی بعض مسائل میں انہوں نے امام ابو حنیفہ کے اقوال کو بھی لیا ہے امام مالک کے اقوال کو بھی لیا ہے لیکن معروف ہوئے حنبلی کہ حنبلی عالم ہوں۔

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے علم سے ہزاروں طلاب علم نہیں بلکہ لاکھوں نے استفادہ حاصل کیا ہے، آج کے زمانے کی بات کر رہا ہوں میں ورنہ آج سے بیس سال پہلے تک بھی یعنی شیخ ابراہیم المحیمید حفظ اللہ جو میرے استاد ہیں شیخ بن باز کے شاگرد ہیں کہتے ہیں کہ جب شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ طائف میں آتے چھٹیوں میں تو آپ کو پتہ ہے کہ جب چھٹیوں ہوتی ہیں تو جو اُن کے ادارے ہیں سب ادارے بند ہو جاتے ہیں کیونکہ چھٹیاں ہو جاتی ہیں نا تو یہ جو ادارہ ہے نا الافتاء کا اور الدعوۃ والارشاد کا یہ منتقل ہو جاتا ہے پورا طائف میں اور طائف جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ بڑی خوبصورت جگہ ہے یعنی گرمیوں میں تقریباً وہ جگہ ٹھنڈی رہتی ہے تو اُن کا پورا آفس جو ہے وہاں پر چلا جاتا ہے وہاں پر فتاویٰ وغیرہ آفس اور سارے علماء وہاں پر ہوتے ہیں تو شیخ ابراہیم المحیمید مدینہ سے طائف جاتے اور دیگر چند طلاب جدّہ سے مکہ سے مدینہ سے جو قریب ہیں وہ چلے جاتے۔

شیخ ابراہیم فرماتے ہیں کہ شیخ بن باز کی وفات سے چند مہینے پہلے تک بھی جب طائف میں ہوتے ہم تو ہماری تعداد پچیس سے زیادہ نہ ہوتی طلاب علم کی، شیخ صاحب یوں کہتے ہیں کہ یوں لگتا ہے جدّہ اور مکہ اور طائف میں اور مدینہ میں بہت سارے علماء اب پیدا ہو گئے ہیں جن کو طلب علم کی ضرورت ہی نہ رہی (سبحان اللہ)۔

شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ آپ جانتے ہیں یعنی سعودی عرب کے مختلف شہروں میں بستیوں تک بھی گئے ہیں درس دینے کے لیے اور اُن کے بعض شاگرد کہتے ہیں ہم حیران ہو جاتے تھے کہ جب سفر میں جاتے تھے بعض اوقات گاڑی کا سفر بھی ہوتا تھا لمبا سفر ہوتا تھا تو شیخ صاحب صلاۃ اللیل کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔

کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم کافی تھک گئے رات کو تقریباً ایک بجے پہنچے اور ہم سو گئے تو تقریباً ہم نے دیکھا کہ فجر کی آذان سے پہلے شیخ صاحب آئے اُٹھے اور ہم سب کو جگایا (سبحان اللہ)، یعنی تھکے ہوئے وہ بھی تھے کوئی الارم نہیں ہے کہ الارم لگے گا، ہمارے الارم دَس دفعہ بجتے ہیں مشکل سے اٹھتے ہیں ہم لوگ اور بند کر پھر بجتا ہے بیچارہ ہم اس کو اسنوز (Snooze) پر لگا دیتے ہیں اُس کی ایسی کی تیسی کر دیتے ہیں اور بیچارہ الارم چیخ چیخ کر یشان ہو جاتا ہے! اور بعض لوگ دیکھیں جن کے دل میں ایمان ہو تقویٰ ہو وقت پر ہی اُن کو جاگ آتی ہے اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کی کرامات میں سے ایک کرامت ہے سبحان اللہ۔

جب آپ اللہ تعالیٰ کے لیے کچھ کرتے ہیں (صرف اللہ کے لیے) تو آسانی اللہ تعالیٰ پیدا کر دیتا ہے واللہ عقل حیران ہو جاتی ہے!

بعض ایسے لوگوں کو میں جانتا ہوں کہ آذان کے وقت اُن کی آنکھ کھل جاتی ہے، گہری نیند میں ہیں لیکن آذان کا وقت ہے آنکھیں کھل گئیں، جوں ہی مؤذن کہتا ہے "اللہ اکبر، اللہ اکبر" ائیر کنڈیشن چل رہا ہے مشکل سے آواز آذان کی آتی ہے آنکھ کھل جاتی ہے آذان پر (سبحان اللہ)۔ کہتے ہیں کہ اُس رات ہمیں بھی اُٹھایا اور ہم نے مسجد میں جا کر نماز پڑھی (سبحان اللہ)۔

بہر حال شیخ صاحب نے زندگی ساری دروس اور تدریس میں گزاری ہے فجر کے بعد شیخ صاحب کے درس ہوتے تھے، ظہر کے بعد پھر آرام کرتے تھے، عصر کے بعد مغرب کے بعد عشاء کے ہر نماز کے دروس ہوتے تھے اور عقیدے کے مسائل، احادیث کی کتابیں اور ان کی تعلیقات اور مختصر سی شروح بڑی پیاری ہیں، لیکچرز دیئے ہزاروں کی تعداد میں اور ریکارڈنگز بھی ہیں الحمد للہ موجود ہیں اور اُن کی جو تصنیفات ہیں وہ بھی کافی پیاری ہیں اُن میں سے:

- الفوائد الجلیۃ ہے۔
- التحقیق والإیضاح ہے۔
- التحذیر من البدع جو معروف ہے۔
- العقیدۃ الصحیحۃ ہے۔
- وجوب العمل بسنۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔
- الدعوۃ إلی اللہ ہے۔
- وجوب تحکیم شرع ہے۔
- حکم السفور والحجاب ونکاح الشغار ہے۔
- نقد القومیۃ العربیۃ ہے۔

(وغیرھا)۔ بہت ساری اسی طریقے سے اُن کی تصنیفات ہیں۔ شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ سن 1420 ہجری میں وفات پاتے ہیں "رَحِمَهُ اللهُ وَرَحْمَةً وَاسِعَةً"؛ اُن کی عمر تقریباً 90 کے قریب تھی 90 سے ایک یا دو سال کم ہو گی تقریباً (سبحان اللہ)۔

(3) الشیخ الإمام والمحدث محمد ناصر الدین الألباني رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف (1332ھ–1420ھ)

اگلے امام جن کا میں مختصر سا تعارف کروں گا اس سے پہلے بھی میں تعارف کر چکا ہوں اُن کا کب کیا جانتے ہیں؟ الشیخ الامام محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ، ان کے مختصر سے میں نے دو دروس بیان کیے تھے "التصفیۃ والتربیۃ"۔

التصفیۃ والتربیۃ کے دروس میں میں نے ان کا تعارف کیا تھا جسے مزید دیکھنا ہے تو وہاں سے سن لے اور میں اس وقت مختصر سا تعارف کروں گا اُن کا نام اور نسب ہے شیخ محمد ناصر الدین بن نوح بن آدم بن نجاتی، محدث العلوم والفقھیۃ (محدث معروف ہیں، سبحان اللہ)، ان کی پیدائش سن 1332 ہجری میں ہوئی، یعنی 1914 عیسوی میں۔ شیخ بن باز سے چھوٹے ہیں یا بڑے ہیں؟ شیخ بن باز جو ہیں 1330 ہجری میں پیدا ہوئے اور علامہ البانی سن 1332 ہجری میں تو دو سال چھوٹے ہیں۔

اوران کی پیدائش اُشقودرۃ میں ہوئی اور اُشقودرۃ جو ہے وہ البانیہ کا کیپیٹل تھا اُس وقت، علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ البانی تھے گورے تھے (جیسے ہم کہتے ہیں گورے)۔ البانیہ آپ جانتے ہیں کہ یورپ میں ہے تو یورپین تھے عربی نہیں آتی تھی اپنی زبان بولتے تھے لیکن مسلمان گھرانہ تھا اگرچہ اُن کے گھر میں بھی حنفیت عام تھی حنفی تھے (سبحان اللہ) اُن کے والد بھی حنفی تھے اور ہجرت کی اُن کے والد نے اُشقودرۃ کو چھوڑا جب البانیہ کے حالات بہت بگڑے مسلمانوں پر عذاب اور ستم ڈھائے گئے تو ہجرت کی اور سوچا کہ کہاں جاؤں؟

تو دمشق کی طرف رُخ کیا اور اُن کے والد صاحب اپنی فیملی کو اپنے گھرانے کو لے کر دمشق چلے گئے۔ وہ دمشق میں اپنے والد صاحب کے ساتھ رہے ابتدائی تعلیم اپنے والد صاحب سے لی، فقہ حنفی سے آغاز کیا بعض مسائل اُن کو ٹھیک نہیں لگتے تھے جیسے جیسے علم میں ترقی ہوتی گئی آہستہ آہستہ اُن مسائل کو سمجھ کر دیکھ کر دلائل کی روشنی میں ردّ کرتے گئے اور اکثر وقت جو ہے وہ المکتبۃ الظاہریۃ میں گزارتے تھے (دن میں کئی گھنٹے) اور روزگار کے لیے گھڑی ساز تھے یہ نہیں تھا کہ ٹھیک ہے میں عالم بن رہا ہوں میرا والد ہے گھر والے ہیں جو مجھے کھلائیں گے پلائیں گے، نہیں! طالب علم ہمیشہ ہمت والا ہوتا ہے خوددار ہوتا ہے جدوجہد کرنے والا ہوتا ہے، دینے ولا تو ہوتا ہے لینے والا کم ہوتا ہے یاد رکھیں، یہ نہیں کہ ہم طالب علم ہیں تو پھر ہم دوسروں پر بوجھ بنیں، نہیں! طلب علم اپنی جگہ پر ہے۔

میں یہ بات اس لیے کر رہا ہوں کہ مجھے بہت دکھ ہوا کہ اسی رمضان میں ظہر کی نماز کے بعد میں باہر نکلا تو ایک جَوان تھا شاید انڈونیشین تھا یا فلپائن سے تھا میں باہر نکلا تو وہ میرے پیچھے آیا سلام کیا اور ایک کارڈ اُس کے ہاتھ میں تھا جامعۃ الازہر کا کچھ لکھا ہوا تھا اسٹوڈنٹ کارڈ تھا اور وہ کچھ مانگ رہا تھا، میں نے کہا کہ اللہ کے بندے! آپ طالب علم ہیں آپ مانگتے ہوئے اچھے لگتے ہیں آپ اس لیے یہ علم حاصل کر رہے ہیں؟!

تو اللہ تعالیٰ سے ڈریں یعنی آپ یہ نور حاصل کر رہے ہیں اور آپ نے اس کو بھیک کا بزنس بنایا ہوا ہے! اس لیے میں نے اس کو کہا کہ وہ پچھلے سال بھی آیا تھا میرے پاس مجھے یاد تھا یعنی یہ لوگ بڑے عجیب وغریب کام کر رہے ہیں (سبحان اللہ)، آپ اسٹوڈنٹ ہیں تو علم کی قدر ہے، اگرچہ ہمارے ملک میں علوم شرعیہ کی دینی تعلیم کی قدر نہیں ہے (إلا من رحم الله سبحانه وتعالىٰ)۔

ہمارے معاشرے کو دیکھیں کہ حافظ قرآن کون بچہ بنتا ہے؟ جو دنیاوی تعلیم میں پیچھے رہتا ہے جس کو ڈل (Dull) کہتے ہیں، ڈَل ہے یا پاگل ہے یا عقل کمزور ہے یا یہ بچہ شارپ نہیں ہے، وہ الگ بات ہے اس کے یعنی اخراجات برداشت نہیں کرتے فقیر گھرانے بھی ہیں لیکن عام جو پیسے والے لوگ بھی ہیں تو ایسے بچوں کو کہتے ہیں حافظ بنے گا روزی روٹی کمالے گا۔ میں نے خود سنا ہے کہ حافظ بنے گا روزی روٹی کمالے گا! تو بچے کے بچپن سے ہی ذہن میں ہوتا ہے کہ میں نے حافظ بننا ہے تاکہ میں روزی روٹی کماؤں، عجب بات ہے واللہ!

کیا اللہ کا کلام اس لیے ہے کہ روزی روٹی کمانی ہے؟! اور پھر وہ حافظ تو بن جاتے ہیں لیکن ایک لفظ کی سمجھ نہیں آتی کوئی معنی کسی چیز کا پتہ ہی نہیں ہے! حافظ تو بن گیا طوطے کی طرح، طوطے کو قرآن پڑھا لو یا چند لفظ سکھا دو وہ کہتا رہے گا۔

جب میں پاکستان گیا تھا پہلی مرتبہ تو میں نے بڑے عجیب وغریب نظارے دیکھے واللہ! میڈیکل کے لیے جب میں پاکستان گیا تھا یعنی تقریباً 1987 میں گیا تھا میں تو مسجد میں داخل ہوا بڑا عجیب کہ بچے کوئی اُدھر پڑا ہے کوئی چارپائی کے نیچے پڑا ہے اور جو حافظ صاحب ہیں یعنی انہوں نے سالن اپنے سامنے رکھا ہے اور روٹی پر تھوڑا سالن ڈال کر بچوں کو دے رہے ہیں (یعنی چوتھائی روٹی جو ہے) اور بچہ کوئی اُس کے ہاتھ سے کھینچ رہا ہے کوئی اُس کے ہاتھ سے کھینچ رہا ہے۔ دروازے پر دستک ہوئی دروازہ کھولا ہاتھ میں ٹوکری ہے اور اُس میں روٹی رکھی ہوئی ہے اُس کے اوپر

ایک چھوٹا سا برتن ہے پیالہ ہے اُس میں تھوڑی سی دال ہے تھوڑی سی سبزی ہے تھوڑا سا پتہ نہیں کیا ہے یہ کیا ہے ؟ بھئی مسجد سے آئے ہیں، تو میں نے کہا کہ مسجد سے آئے ہیں تو پھر کیا کرنا ہے خیریت تو ہے؟ کچھ دیں۔ پھر میں نے گھر جا کر پوچھا کہ یہ کیا ہے ؟ کہتے ہیں کہ بیٹا یہ ایسے ہی ہوتا ہے پریشان نہ ہو یہاں پر مسجد والے ایسے ہی کھاتے ہیں بیچارے ! (بیچارے لوگ ہیں)۔ یعنی مسجد کے نام پر بھیک مانگنے والے ! ٹھیک ہے کہ ہمارا معاشرہ خود غرض ہے یا جو کچھ بھی ہے لیکن یہ طریقہ ! بھئی اُس مولوی صاحب کو تنخواہ نہیں ملتی ؟ ملتی ہے اُس میں سے کیوں نہیں کھانا کھلاتا وہ؟ ! کتنے اسٹوڈنٹ ہیں اُس کے پاس ؟ پانچ ہیں دَس ہیں تھوڑا کھالیں۔ صرف سونے کا کام نماز پڑھانے کا کام نہیں ہے بھئی مزدوری کریں کچھ کریں کیا جاتا ہے ؟ ! کب تک یہ لوگوں کے سامنے اس طریقے سے ہاتھ پھیلاتے رہیں گے ؟ !

اور پھر اس نے بڑے ہو کر کرنا کیا ہے جس نے روزی روٹی کمانے کے لیے قرآن کو حفظ کیا ہے برکت ہو گی اُس کی زندگی میں ؟ ! یا اُس نے کوئی خیر کا کام کرنا ہے آگے جا کر ؟ ! اسی لیے کرپشن، بدفعلیاں عام ہوتی ہیں (اللہ ہم سب پر رحم کرے واللہ !)، یعنی بہت دکھ ہوتا ہے ایسی بات کرنے سے ! حجروں میں مساجد میں اللہ کے گھروں میں ان بدفعلیوں کے کتنے قصے ہم سنتے ہیں (إلا من رحم الله سبحانه وتعالىٰ)۔

بہر حال تو امام علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے عربی لغت کو سیکھا طلب علم کے لیے کافی وقت یعنی دن میں صرف اتنا وقت اپنی دکان میں لگاتے جتنا کہ آج کا خرچ وہ حاصل کر لیتے، جب آج کا خرچ دیکھ لیتے آج کی سبزی روٹی دال وغیرہ اور مرغی وغیرہ کے پیسے بن گئے ہیں تو دکان بند کر دیتے اور سیدھا مکتبے میں چلے جاتے۔ مکتبے میں زیادہ تر جاتے جاتے مکتبے والے پریشان ہو گئے کہ بھئی یہ بندہ اتنے گھنٹے بیٹھتا ہے تو اُن کو ایک چھوٹا سا کمرہ دے دیا وہ کمرہ بالکل بند تھا خراب تھا تو اُس کی صفائی کی انہوں نے پھر وہاں پر بیٹھے پھر آہستہ آہستہ کتابیں دیکھنا اُن کو کافی فائدہ بھی ہوا اور کتابوں کی تحقیق کرنا تو مکتبہ اُن ہی کی وجہ سے بہت معروف اور مشہور ہوا، عام سا مکتبہ تھا شاید صرف دمشق میں معروف ہو گا دنیا میں تو معروف نہیں تھا لیکن علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے نام کی وجہ سے آج وہ مکتبہ بہت معروف اور مشہور ہے اور یہ وہ جگہ ہے جہاں پر علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ بیٹھا کرتے تھے ایک بزرگ سفید داڑھی اور سائیکل پر آتے تھے (سبحان اللہ)۔

یعنی دمشق کی سڑکوں پر گاڑیاں مرسڈیز وغیرہ جا رہی ہوتیں اور اُن کے ساتھ ایک امت کا محدث جو ہے وہ سائیکل پر آتا جاتا تھا اور جب پیسے خود مشکل سے اکٹھے کر کے عام ایک چھوٹی سی گاڑی خرید لی تھی آخر میں سیکنڈ ہینڈ (Second Hand) پھر وہ گاڑی پر آتے جاتے تھے ورنہ اکثر زندگی انہوں نے سائیکل پر گزاری ہے۔

اور پھر جو اُن کے دروس اور تدریس کا سلسلہ تھا کہ شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو ہیں اُن کی خاص مجلس تھی روزانہ اور ہفتے وار بھی ہوتی تھی تو روزانہ اکثر وقت مکتبے میں گزارتے اور کچھ دروس کے لیے جو اُن سے سوال پوچھتے وہ روزانہ ہوتا تھا لیکن جو خاص دروس تھے وہ ہفتے وار دروس تھے۔

شیخ صاحب کے جن کی ریکارڈنگز بھی آپ دیکھتے ہیں ہزاروں میں ہیں اور "سلسلة الهدىٰ والنور" کے نام سے معروف اور مشہور ہے نیٹ پر بھی ہے اگر آپ سننا چاہتے ہیں اور ویسے کیسٹوں میں اور سی ڈیز میں بھی معروف ہیں موجود ہیں کافی معروف اور مشہور ہیں جن میں قرآن اور سنت کی روشنی میں انہوں نے فتاویٰ دیئے ہیں۔

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دروس جن میں انہوں نے بعض کتابوں کی شرح کی ہے اُن میں سے :

الروضۃ الندیۃ ہے، منہاج الإسلام فی الحکم ہے، أصول الفقہ، مصطلح التاریخ ہے، فقہ السنۃ ہے، الحلال والحرام، الترغیب والترھیب، فتح المجید شرح کتاب التوحید، الباعث الحثیث شرح اختصار علوم الحدیث، ریاض الصالحین، الامام فی احادیث الاحکام، الأدب المفرد، اقتضاء الصراط المستقیم؛ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی ان کا زیادہ اہتمام کیا۔

پھر اُن کی تصانیف میں سے جو معروف ہیں:

- سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ۔
- سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ۔
- إرواء الغلیل۔
- آداب الزفاف۔
- أحکام الجنائز۔
- صفۃ صلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔
- تمام المنۃ۔
- التوسل أنواعہ وأحکامہ۔
- حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔
- صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ۔
- ضعیف الجامع الصغیر وزیادتہ۔

اور ان کے علاوہ بھی بہت ساری تصنیفات ہیں جو معروف ہیں اُن کا میں نے ذکر کیا ہے اور "سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ والضعیفۃ" میں سمجھتا ہوں کہ ایک بہت بڑا اُن کا کارنامہ ہے جس سے آج بہت سارے پوری دنیا میں جو طالب علم ہیں استفادہ حاصل کر رہے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ سنن کی جو تحقیق انہوں نے کی ہے بڑی پیاری تحقیق کی ہے:

- سنن ابو داود ہے۔
- سنن ابن ماجہ ہے۔
- سنن جامع الترمذی ہے۔
- اور سنن النسائی ہے۔

بڑی پیاری تحقیق کی ہے آپ جب کتاب اٹھا کر کھولتے ہیں حدیث پڑھ لیتے ہیں تو پھر پتہ نہیں چلتا سند تو پوری ہے اب طالب علم کو پتہ نہیں ہے صحیح ہے کہ ضعیف ہے تو سرخ رنگ میں جو ابھی موجود ہے کہ " صحیح، ضعیف، موضوع" تو سینے میں ٹھنڈک ہو جاتی ہے کہ اب اس حدیث کا حکم بھی ہمیں پتہ چل گیا ہے (سبحان اللہ)۔

یہ بھی کتابیں موجود ہیں الحمدللہ اور یہ بھی میں سمجھتا ہیوں کہ اُن کے بڑے کارناموں میں سے ایک کارنامہ ہے اللہ تعالیٰ اُن پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے اور اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ثابت قدمی عطا فرمائے اور طلب علم میں مزید چاہت ہمارے دل میں پیدا کرے (آمین یاربّ العالمین)،اور ہم ظاہر ہے وہ تو نہیں بن سکتے جو یہ ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اگر وہ راستہ جو اُن کے آسان فرمایا ہے ہمارے لیے بھی آسان فرمادے اور ہم کچھ حاصل کر لیں اُن کے علم سے کچھ فائدہ اُٹھالیں تو اللہ تعالیٰ کا یہ بہت یعنی خیر ہو گا ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑا احسان اور انعام ہو گا ہمارے لیے (بارک اللہ فیک)۔

شیخ صاحب علامہ البانی رحمۃاللہ علیہ کی وفات ہفتے کا دن عصر کا وقت تھا 23 جمادی الآخر سن 1420 ہجری میں ہوئی (2 اکتوبر سن 1999 میں)۔ شیخ بن باز کی وفات 27 محرم 1420 میں ہوئی اور تقریباً ڈیڑھ دو مہینے کے بعد اُسی سال میں یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت تھی کہ دوامت کے ایک ہی زمانے کے معتبر اور عظیم علماء کی وفات ہوئی 23 جمادی الآخر سن 1420 ہجری میں علامہ البانی رحمۃاللہ علیہ کی وفات ہوئی۔

(4) صالح بن فوزان بن عبداللہ الفوزان حفظہ اللہ کا مختصر تعارف (پیدائش 1354ھ)

ان کے بعد الشیخ العلامہ صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ،ان کا نسب شیخ صالح بن فوزان بن عبداللہ الفوزان ہے قبیلہ دواسر میں سے ہیں ان کی ولادت سن 1354 ہجری میں ہوئی،والد صاحب کی وفات بچپن میں ہو گئی اور قرآن مجید کی تعلیم شروع سے ہی جب سے ہوش سنبھالا حاصل کرنا شروع کی،لکھنا اور پڑھنا جو ہے انہوں نے امام مسجد جس جگہ پر وہ رہتے تھے شماسیہ میں اپنے قبیلے میں اور وہاں پر کوئی مدرسہ نہیں تھا (سبحان اللہ) کوئی اسکول نہیں تھا،اُس بستی میں کوئی اسکول نہیں تھا تو جو امام مسجد تھے اُن کے پاس بچے جاتے اور پڑھتے صرف پڑھنا لکھا سیکھنے کے لیے۔

ذرا میری باتوں پر غور کرنا اور دیکھنا کہ آج ہم کتنے پریشان ہیں بچوں کی تعلیم کے لیے! آج بہت سارے اسکول ہیں ہم پریشان ہیں کہ کہاں پر داخلہ لیں بچے کو کہاں داخل کریں؟! اُس زمانے میں کوئی اسکول نہیں تھا لیکن اللہ کی رحمت سے ناامید نہیں تھے لوگ۔

تو پڑھنے لکھنے کی ابتداء کی اور جب گورنمنٹ اسکول سب سے پہلا اُس وقت میں قائم ہوا سن 1369 ہجری میں کتنی عمر تھی؟ پندرہ سال تقریباً اُس وقت اسکول میں داخلہ لیا اور ابتدائی اسکول جو ہے بریدۃ میں دو سال میں ماشاءاللہ ابتدائی تعلیم کو انہوں نے پاس کیا،سن 1371 میں اُس اسکول سے فارغ ہوئے (ابتدائی اسکول سے)۔

عام طور پر چھ سال ابتدائی تعلیم میں لگتے ہیں لیکن کیونکہ مسجد میں پڑھتے رہے اور پھر لکھنا اور پڑھنا سیکھ لیا تو پندرہ سال کی عمر میں یعنی دو سالوں میں ابتدائی تعلیم جو ہے انہوں نے مکمل کی اور اس کے بعد انہوں نے دیکھا کہ ضرورت ہے میرے اپنے بچوں کو پڑھانے کی تو انہوں نے جب ابتدائی تعلیم سے فارغ ہوئے بچے پڑھانے شروع کر دیئے اُسی مدرسے میں (سبحان اللہ) لیکن دل میں تڑپ باقی تھی کہ میں آگے پڑھنا چاہتا ہوں اور شریعت کا علم حاصل کرنا چاہتا ہوں۔

المعہد العلمی بریدۃ میں جب اُس کا افتتاح ہوا اُس وقت نہیں تھا دو سال کے بعد سن 1373 ہجری میں تو پھر انہوں نے وہاں پر داخلہ لیا اور چار سال کا کورس کیا سن 1377 میں وہاں سے خارج ہوئے اور پھر ریاض کی طرف گئے کلّیۃ الشریعۃ میں اور وہاں سے سن 1381 میں فارغ ہوئے اور پھر ماسٹرز کیا فقہ میں اور پی ایچ ڈی بھی فقہ میں کی۔

آپ دیکھیں کہ ایک بچہ جو ہے پندرہ سال کی عمر تک کسی اسکول کا رُخ نہیں کیا اسکول کا منہ تک نہیں دیکھا تھا پندرہ سال کی عمر تک اور پی ایچ ڈی کر لیتے ہیں ایسی یونیورسٹی سے جہاں پر لاکھوں لوگ تمنا کرتے ہیں کہ وہاں پر داخلہ لیں! (سبحان اللہ)۔

شیخ صاحب حفظہ اللہ آج بھی موجود ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو سلامت رکھے اور اُن کے علم میں اضافہ فرمائے اور اُن کو اور ہمیں جو ہم نے سیکھا ہے اور سمجھا ہے اُس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ثابت قدمی عطا فرمائے (آمین یاربّ العالمین)، اُن کا اکثر وقت آج بھی ان ہی دروس اور تدریس میں گزرتا ہے (سبحان اللہ)۔

- ھیئۃ کبار العلماء کی عضویۃ اُن کو ملی ہے۔
- المجمع الفقہی مکۃ میں جو رابطہ اسلامی کی جو ایک برانچ ہے وہاں پر بھی وہ ممبر ہیں۔
- اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والإفتاء میں بھی وہ کافی عرصہ رہے۔
- جامع متعب بن عبدالعزیز جو ہے وہاں پر خطیب ہیں مدرس ہیں۔
- نور علی الدّرب جو پروگرام آتا ہے ریڈیو میں إذاعۃ القرآن میں وہاں پر بھی اُن کے بہت سارے فتاویٰ اور دروس بیان کیے جاتے ہیں۔

اُن کے استادوں میں سے:

- شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ۔
- شیخ عبداللہ بن حمید۔
- اور شیخ محمد الأمین الشّنقیطی جو اضواء البیان والے ہیں (ایک تو اُن کا بیٹا موجود ہے جو اُن کے والد تھے وہ بھی معروف معتبر عالم تھے شیخ عبد الرزاق عفیفی اور دیگر علماء سے انہوں نے علم حاصل کیا)۔

اُن کی تصنیفات بہت ہیں اُن میں سے:

- شرح العقیدۃ الواسطیۃ۔
- أحکام الأطعمۃ في الشریعۃ (اور یہ اُن کا جو تھیسیز (Thesis) تھا پی ایچ ڈی میں أحکام الأطعمۃ في الشریعۃ الاسلامیۃ)۔
- اور ماسٹرز میں جو تھا وہ تھا التحقیقات المرضیۃ في المباحث الفرضیۃ (جو میراث کے مسائل ہیں اُن میں انہوں نے ماسٹرز کیا ہے)۔
- البیان فیما أخطافیہ بعض الکتّاب۔
- مجموع محاضرات في العقیدۃ والدعوۃ۔
- الخطب المنبریۃ (خطبوں کا مجموعے تقریباً چار جلدوں میں موجود ہیں)۔
- من أعلام المجددین۔
- رسائل في مواضیع مختلفۃ (رسائل ہیں مختلف موضوعات پر)۔
- مجموع الفتاویٰ في العقیدۃ والفقہ۔
- اور شرح کتاب التوحید جو اب ثانوی اسکولوں میں اور سیکنڈری اسکولوں میں پڑھائی جا رہی ہے الحمد للہ۔

- اور مُلَخّص الفقهي جو معروف کتابوں میں سے ہے بڑی اچھی کتاب ہے مجھے بھی بہت فائدہ ہوا فقہ کا علم حاصل کرتے ہوئے، مُلَخّص الفقهي کے نام سے بڑی پیاری دو جلدوں میں بھی ہے اور ایک بڑی جلد میں بھی ہے یہ دو دفعہ مختلف جگہ پر پرنٹ ہوئی ہے لیکن ایک جلد میں بھی ہے اور پھر پرنٹ کی ہے دو جلدوں میں، انہوں نے فقہ کے جو مسائل ہیں بڑے پیارے انداز میں قرآن اور سنت کی روشنی میں بیان فرمائے ہیں۔
- إتحاف أهل الإيمان بدروس شهر رمضان۔
- بيان مايفعله الحاج والمعتمر۔
- اور اسی طریقے سے ایک تو کتاب التوحید شیخ محمد بن عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ کی ہے اور جو کتاب التوحید خود انہوں نے تصنیف کی ہے وہ اب سیکنڈری اسکولوں میں پڑھائی جارہی ہے کیونکہ کتاب التوحید تو پہلے سے پڑھائی جارہی ہے شیخ محمد بن عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ کی۔

جو متوسطۃ ہے مڈل اسکول میں کتاب التوحید جو ہے وہ شیخ محمد بن عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب تھی اب اس کے بعد میں جو سیکنڈری اسکولوں میں تھی وہ کتاب التوحید پڑھاتے تھے محمد قطب کی تو جب پتہ چلا کہ اُن کا منہج ٹھیک نہیں ہے اور کافی بگاڑ ہے منہج میں تو انہوں نے اب پچھلے دو سالوں سے تقریباً جو ہے جو سیکنڈری اسکول ہے اس میں کتاب التوحید شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کی کتاب ہے۔

(اللہ تعالیٰ شیخ صاحب کو سلامت رکھے اور اپنے حفظ وامان میں رکھے اور ان کی عمر جو ہے اپنی فرمانبرداری میں لمبی فرمائے اور ہمیں بھی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے کہ ان علماء سے ہم استفادہ حاصل کریں ان کے علم سے اور ان کے ادب سے اور ان کی سِن سے، (آمین یاربّ العالمین))۔

شیخ صاحب سے آخری ملاقات میری ہوئی تھی تقریباً رجب کے مہینے میں، شیخ صاحب سے ملا اور مجھے کافی سعادت ہوئی کہ شیخ صاحب نے بڑی پیاری کچھ باتیں فرمائیں کچھ نصیحتیں تھیں کچھ ایسی باتیں تھیں اللہ تعالیٰ ان کو سلامت رکھے (آمین)۔

عقیدے کے علم کی اہمیت

عقیدے کے علم کی اہمیت کے تعلق سے وقت کافی گزر گیا ہے میں امام ابن أبي العز الحنفي رحمۃ اللہ علیہ کی چند باتیں بیان کرتا ہوں جو انہوں نے یہاں پر بیان فرمائی ہیں شرح عقیدۃ الطحاویۃ کے مقدمے میں، حمد وثناء کے بعد فرماتے ہیں: یہ بات محقق ہے کہ علم اصول الدین (یعنی عقیدے کا علم جو ہے) وہ اشرف العلوم ہے تو کسی علم کا شرف جو ہے وہ اس کی معلومات سے جڑا ہوا ہے (جو معلوم ہے اس سے جڑا ہوا ہے کوئی بھی علم جو ہے) اور عقیدے کا علم جو ہے یہ اصول الدین ہے یہ فقہ الأکبر ہے اس کو فقہ الأکبر بھی کہا جاتا ہے "بالنسبة إلى فقه الفروع"۔

(کیونکہ فقہ الفروع میں ہے اس کو فقہ الأصغر کہتے ہیں اور عقیدہ کیونکہ بنیاد ہے دین کی اسے فقہ الأکبر کہا جاتا ہے)۔

فرماتے ہیں: اور اسی وجہ ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے بعض ورقات جمع کیے اصول الدین کے نام پر جس کا نام فقہ الأکبر رکھا۔

(تو امام ابن أبي العز الحنفي رحمۃ اللہ علیہ یہاں پر یہ واضح بیان فرما رہے ہیں کے فقہ الأکبر جو ہے وہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے اور یہ اس لیے میں بیان کر رہا ہوں کہ جیسا کہ فقہ الأکبر کی میں نے شرح کی تھی تو بعض لوگوں نے کہا کہ یہ منسوب ہے لیکن حقیقت نہیں ہے ہم مانتے ہی نہیں ہیں امام صاحب کا عقیدہ ہی نہیں ہے یہ، کیونکہ آج کے احناف جو ہیں انہوں نے امام صاحب کے عقیدے کو چھوڑ دیا ہے، تو آپ کا حنفی جید عالم جو ہیں وہ خود گواہی دے رہے ہیں کہ فقہ الأکبر بھی جو ہے وہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے)۔

فرماتے ہیں: کہ اصول الدین اور عقیدے کا علم جو ہے وہ لوگوں کے لیے ہر حاجت سے اور ضرورت سے بڑھ کر ہے دلوں کی زندگی اسی علم کی بنیاد پر ہوتی ہے اور کوئی خوشی اور اطمینان دل کو اس وقت تک نہیں ملتا تب تک کہ یہ علم اس دل میں نہ بس جائے، اور یہ علم جو ہے یہ ربّ کی معرفت اپنے معبود اور خالق کی معرفت سے وابستہ ہے (یعنی عقیدے کا علم جو ہے اس کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی معرفت ہے توحید عقیدے کی بنیاد ہے جو توحید سے ناواقف ہے وہ کسی چیز سے واقف ہو نہیں سکتا، سبحان اللہ) جو اپنے ربّ معبود خالق کی معرفت حاصل کرتا ہے اسماء صفات اور افعال سے (اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات اور افعال) اور یہ ساری چیزیں اس کے لیے ہر چیز سے زیادہ پسند ہیں، یعنی عقیدے کا علم جو ہے وہ دنیا جہاں کو قربان کو کر سکتا ہے اس علم کے لیے اتنی اہمیت ہے اس علم کی اور اس کے لیے سعی کرنا سب چیز سے زیادہ اور آگے ہے۔ (آپ سعی کرتے ہیں روزی روٹی کے لیے وہ سعی اپنی جگہ پر ہے لیکن یہ سعی جو ہے عقیدے کے علم کو حاصل کرنے کی اس کی اہمیت بہت زیادہ ہے)۔

فرماتے ہیں: اور اس علم کو حاصل کرنے کے لیے ناممکن ہے کہ صرف عقل کو استعمال کیا جائے کیونکہ عقل وہاں تک پہنچ ہی نہیں سکتی اس کی تفصیل تک پہنچ ہی نہیں سکتی تو اللہ تعالیٰ غالب اور مہربان نے یہ چاہا کہ اپنے رسول بھیجے کیونکہ عقل تو ناممکن ہے کہ ان مسائل کو سمجھے اللہ کی معرفت عقل کی بنیاد پر تو ممکن نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ نے جو غالب اور مہربان ہے (لفظ دیکھیں ذرا آپ) اپنی رحمت سے اپنے رسول بھیجے اپنے پیغمبر بھیجے جنہوں نے ربّ ذوالجلال سبحانہ وتعالیٰ کی معرفت لوگوں تک پہنچائی اس کی طرف بلایا، جن لوگوں نے ان کی بات کو مانا ان کو بشارت دی جنت کی ثواب کی اور جن لوگوں نے مخالفت کی ان کو آگاہ کی اللہ تعالیٰ کے عذاب کی پکڑ کی اور جہنم کی۔

اور ہر نبی کی رسالت کی دعوت کی بنیاد چابی اور خلاصہ فرماتے ہیں: "معرفة المعبود سبحانه وتعالىٰ"۔

"معرفة المعبود": لفظ دیکھیں کہ معبود سچا معبود یعنی توحید عبادت سب سے آگے ہے۔

اور پھر "بأسمائه وصفاته وأفعاله": تو توحید اسماء وصفات اور افعال بعد میں: "معرفة المعبود": پہلے یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ واحد معبود ہے یہ بنیاد ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کی معرفت بھی اور اللہ تعالیٰ کے افعال کی معرفت بھی ضروری ہے۔

پھر فرماتے ہیں کہ دو عظیم اصولوں کی بنیاد پر یہ ممکن ہے یعنی علم حاصل کرنا:

1- صراط مستقیم کو جاننا، وہ راستہ جو اللہ تعالیٰ کی معرفت تک پہنچا دیتا ہے اللہ تعالیٰ تک پہنچا دیتا ہے اللہ تعالیٰ کی رضا تک پہنچا دیتا ہے اللہ تعالیٰ کی جنت تک پہنچا دیتا ہے اور یہ صراط مستقیم ہے "وهي شريعته المتضمنة لأمره ونهيه" اور یہ شریعت ہے اللہ تعالیٰ کی پوری یہ راستہ صراط مستقیم جو ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا حکم ہے "لأمره ونهيه"۔

2- اور دوسرا اصل جو ہے وہ یہ ہے کہ اس راستے پر چلنے والوں کو جاننا کہ یہ کون ہیں اور اس راستے پر پہنچنے کے بعد اللہ تعالیٰ کس کس نعمت سے نوازتا ہے ان لوگوں کو (سبحان اللہ)۔

تو اللہ تعالیٰ سے زیادہ معرفت رکھنے والے ہی اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوتے ہیں اور زیادہ اس راستے پر چلنے والے ہوتے ہیں اور ان لوگوں کے حال سے بھی زیادہ واقف ہوتے ہیں جو اس راستے پر چلنے والے ہیں۔

فرماتے ہیں: اس لیے اللہ تعالیٰ نے جو کچھ اپنے رسول علیہ الصلاۃ والسلام پر نازل فرمایا ہے اسے روح قرار فرمایا:

﴿ رُوۡحًا مِّنۡ اَمۡرِنَا﴾ (الشوریٰ:52) ؛کیوں؟ فرماتے ہیں اس لیے کہ دلوں کی زندگی کی حقیقت اسی پر قائم ہے اور نور قرار فرمایا کیونکہ ہدایت صرف اسی راستے پر ہی موجود ہے: "قال الله وقال رسول الله صلي الله عليه وسلم"۔

آگے فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بھیجا ہدایت اور دین حق کے ساتھ اور کوئی بھی ہدایت اس راستے کے علاوہ ممکن نہیں ہے (یعنی جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لے کر آئے ہیں اسی میں ہدایت ہے اس کے سوا جتنے بھی راستے ہیں سب گمراہی کے راستے ہیں)۔

آگے فرماتے ہیں: یہ بیان کرنے کے بعد کہ یہ علم جو ہے یہ حاصل کرنے کا حکم کیا ہے (شریعت کا علم) فرماتے ہیں کہ اجمالاً تو فرض ہے ہر مسلمان پر اور تفصیلاً جو ہے یہ فرض کفایہ ہے شریعت کا علم جو ہے کہ آپ ہر مسئلے کو جان لیں فقہی مسائل کو جان لیں یہ فرض کفایہ ہے لیکن جو اجمالاً ہے جو عقیدے کی بنیاد ہے اور اصول الدین جو ہے وہ ہر مسلمان پر فرض ہے جاننا۔

پھر آگے فرماتے ہیں: اور جو واجب علی الاعیان ہے تو سب برابر نہیں ہے اس میں، جو عالم ہے اس پر اتنی ہی زیادہ ذمہ داری ہے اور زیادہ فرض ہے جو جاہل ہے یا عامی ہے اس پر اتنا فرض ہے جتنا کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے طاقت دی ہے یہ تو اس کی سمجھ ہے، جو حاکم ہے اس پر زیادہ ذمہ داری ہے اس پر زیادہ فرض ہے جو محکوم ہے اس پر کم ہے الغرض جتنے بھی واجبات ہیں وہ طاقت کی بنیاد پر قائم ہوتے ہیں۔

آگے فرماتے ہیں: اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ جو سب سے زیادہ لوگ گمراہ ہوئے اس باب میں صراط مستقیم سے جو دور ہوئے وہ حق کی معرفت سے عاجز ہونے کی وجہ سے دور ہوئے حق کی معرفت حاصل نہ کر سکے اور اس کی وجہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کچھ لے کر آئے ہیں اس کی اتباع میں کوتاہی کرنے کی وجہ سے ہوا اور غور و فکر کو ترک کرنے کی وجہ سے ہوا، اور جب اللہ تعالیٰ کی کتاب سے انہوں نے منہ موڑا تو گمراہ ہوئے۔

آگے فرماتے ہیں: سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس انسان کا کفیل ہے جس نے قرآن مجید کو پڑھا اور اس پر عمل کیا تو دنیا میں وہ کبھی گمراہ نہ ہوگا اور آخرت میں کبھی وہ بدبخت نہ ہوگا۔

پھر اس آیت کو تلاوت فرمایا:

﴿فَاِمَّا يَاۡتِيَنَّكُمۡ مِّنِّىۡ هُدًى ۙ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَاىَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشۡقٰى ۝ وَمَنۡ اَعۡرَضَ عَنۡ ذِكۡرِىۡ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيۡشَةً ضَنۡكًا وَّنَحۡشُرُهٗ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ اَعۡمٰى ۝ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرۡتَنِىۡۤ اَعۡمٰى وَقَدۡ كُنۡتُ بَصِيۡرًا ۝ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتۡكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيۡتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الۡيَوۡمَ تُنۡسٰى ۝﴾

(طه:123-126)

آگے فرماتے ہیں: اور جو کچھ اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لے کر آئے ہیں اسی پر خیر القرون چلتے رہے اور اتباع کرتے رہے۔ اور خیر القرون کون ہیں فرماتے ہیں: "وهم الصحابة والتابعون لهم بإحسان": ایک دوسرے کو وصیت کرتے رہے (دیکھیں صراط مستقیم کی عقیدے کے علم کی خاص طور پر جو دین کے اصول ہیں ایک دوسرے کو وصیت کرتے رہے) اور جو لوگ گزر گئے جو لوگ بعد میں آنے والے

ہیں وہ اگلے لوگوں کی اقتداء کرتے رہے ان مسائل میں اور وہ ان مسائل میں اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء کرتے رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راستے کو ہی اپناتے رہے۔

پھر آگے فرماتے ہیں: ان کے بعد میں ایسے لوگ آئے ہیں جو اپنی ہوا نفس کی اتباع کی وجہ سے اس راستے سے دور ہوئے اور متفرق ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اس امت میں ایسے لوگ پیدا کیے ہیں جو اس دین کی حفاظت کریں اور دین کے اصول جو ہیں ان کے مطابق اس دین پر عمل بھی کریں اور آگے بھی پہنچائیں جیسا کہ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ" (میری امت میں ایسا ایک فرقہ "طَائِفَةٌ" چھوٹا سا گروہ حق پر قائم رہے گا ظاہر رہے گا کوئی ان کو نقصان نہیں پہنچا سکتا جو ان کی مخالفت کرتا ہے)۔

پھر آگے فرماتے ہیں: کہ ان میں سے جن علماء نے اس راستے کو اپنایا ہے یعنی دین کی حفاظت صراط مستقیم کے راستے کو اپنایا ہے اور اس حق پر قائم رہے علمائے مسلمین میں سے **الإمام أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة الأزدي الطحاوي** اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت فرمائے جو دوسری صدے کے بعد آئے ہیں؛ اور پھر ان کی ولادت کا ذکر کیا۔

اور اگلے درس میں میں ان شاء اللہ میں بیان کروں گا کہ اس عقیدے کی ابتداء امام ابو جعفر الطحاوی نے کن الفاظوں سے کی ہے اور جہاں پر ہم رُکے ہیں یہی سے ان شاء اللہ پھر آگے بیان کریں گے۔

یہ مقدمہ جو ہے چند الفاظ رہ گئے ہیں جو شیخ صالح الفوزان نے بھی (حفظہ اللہ) جب شرح کی ہے اس پہلے جملے کی جو اگلے درس میں ان شاء اللہ بیان کروں گا کہ یہ عقیدہ جو ہے امام ابو جعفر الطحاوی فرماتے ہیں صرف یہ میرا عقیدہ نہیں ہے یہ امام ابو حنیفہ، قاضی ابو یوسف اور امام محمد بن الحسن الشیبانی رحمہا اللہ کا عقیدہ ہے؛ پھر آگے وہ بیان کرتے ہیں تو اس جزیئے پر ان شاء اللہ اگلے درس میں بات بیان کریں گے۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے، قرآن اور سنت پر چلنے کی سلف صالحین کے منہج کو اپنانے کی اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، جو کچھ ہم نے کہا جو سنا اُس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

﴿سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝﴾

وصَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمْ وَبَارِكْ عَلَى نَبِينَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس 001: عقیدہ طحاویہ سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio